پھول والوں کی سیر

ہمارے ملک ہندوستان میں الگ الگ مذہبوں کے ماننے والے رہتے ہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سبھی لوگ اپنے اپنے مذہبی تہوار جیسے دیوالی، عید، گرو پرب اور کرسمس بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اگر ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب اور ہندو مسلم بھائی چارے کو کسی تہوار کی شکل میں دیکھنا ہو تو دہلی کے مشہور میلے پھول والوں کی سیر کا میلہ دیکھنا چاہیے۔ یہ دلّی کا سب سے مشہور میلہ ہے۔

اس میلے یا تہوار کی ابتدا تقریباً ڈھائی سو سال پہلے مغل بادشاہ اکبر شاہ ثانی کے زمانے میں ہوئی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز ہندوستان کی حکومت میں دخل دینے لگے تھے۔ انگریز ہمارے ملک میں تجارت کی غرض سے آئے تھے، لیکن یہاں آکر انھوں نے ہندوستان کے لوگوں میں پھوٹ ڈالی اور انھیں آپس میں لڑا کر کمزور کیا پھر بہت سے علاقوں پر قابض ہو گئے۔

ایک دن مغل شہزادے مرزا جہانگیر نے ایک انگریز پر گولی چلا دی۔ ریذیڈنٹ انگریز افسر ہوتا تھا جو بادشاہ کے درباری کاموں میں دخل دے سکتا تھا۔ سزا کے طور پر انگریزوں نے شہزادے کو الہ آباد میں قید کر دیا۔

بے چارہ بادشاہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ یہ زمانہ انیسویں صدی کے شروع کا تھا۔ اس وقت اکبر شاہ ثانی حکمراں تھے۔ جب مرزا جہانگیر قید سے رہا ہو کر دہلی آئے تو ان کی والدہ نے بڑی دھوم دھام سے مہرولی میں مشہور بزرگ خواجہ بختیار کاکیؒ کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شہر کے پھول والوں نے جو سنہری چادر بنائی تھی، اس میں پھولوں کا پنکھا بھی لٹکا دیا۔ خوشی کے اس موقعے پر مہرولی میں ایک میلہ سا لگ گیا۔

بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا اور تبھی سے ہر سال بھادوں کے شروع میں مہرولی کی درگاہ اور جوگ مایا کے مندر

© NCERT not to be republished

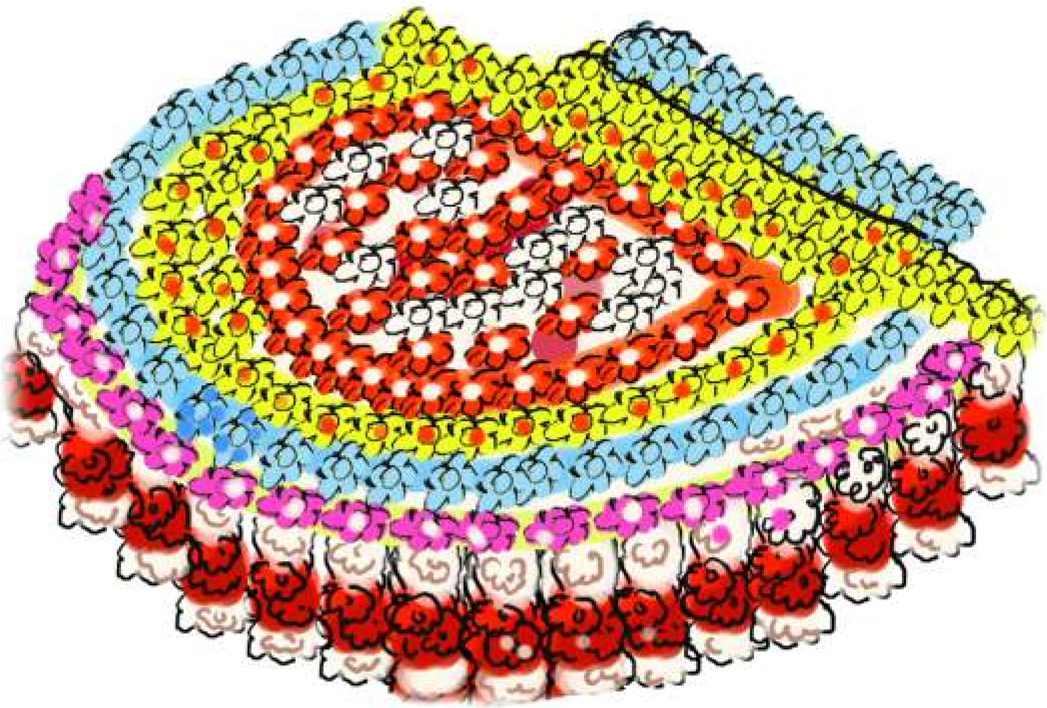

میں پھولوں کے پنکھے چڑھائے جانے لگے۔ اس زمانے میں دہلی کی آبادی شاہجہاں آباد یعنی پرانی دہلی تک محدود تھی جسے شاہجہاں بادشاہ نے بسایا تھا۔ بادشاہ پھول والوں کی سیر کا اعلان کرتا تھا تو سارا شہر تیاریوں میں لگ جاتا۔ لوگ نئے نئے کپڑے سلواتے، کارخانہ دار پتی ڈال کر پیسے اکٹھے کرتے۔ مہرولی اس زمانے میں شہر سے بہت دور سمجھا جاتا تھا، وہاں جانے کے لیے رتھ، بیل گاڑی، گھوڑے اور پالکیاں استعمال کیے جاتے۔ غریب لوگ اپنا سامان گٹھری میں باندھ کر پیدل ہی مہرولی جاتے تھے۔ راستے میں طرح طرح کی دوکانیں لگتی تھیں۔ لوگ کھاتے پیتے، ہنستے گاتے مہرولی کی طرف چلتے جاتے تھے۔ کوئی گھوڑے پر سوار، کوئی پالکی پر لدا ہوا، کہار ہانپتے کانپتے بھاگ رہے ہیں۔ اس میلے میں صرف مرد ہی جاتے تھے، عورتیں شہر میں ہی رہتی تھیں۔ گھوڑوں کی سجاوٹ اور پالکیوں کی بناوٹ قابل دید ہوتی تھی۔ پھول والوں کی سیر کے موقعے پر دہلی کا شہر تقریباً خالی ہو جاتا تھا۔ مہرولی میں رئیس لوگ اپنے مکانوں اور حویلیوں میں ٹھہرتے، عام لوگ باغوں اور کھنڈروں میں ڈیرے ڈالتے تھے۔ بارش کا موسم باغوں

میں پیڑوں کا لہلہانا خوب لطف دیتا تھا، کڑھائیوں میں پکوان پک رہے ہیں، مہرولی کا بازار میووں، مٹھائیوں اور کھلونوں سے پٹا پڑا ہے۔ پوریوں، کچوریوں، کباب، پراٹھے، بریانی، مزعفر اور متنجن کی خوشبو سے گلی کوچے مہک رہے ہیں۔ بادشاہ، شہزادے اور شہزادیاں کئی دن تک مہرولی میں رہتے تھے۔ کشتیاں دیکھتے، مرغے اور تیتر لڑاتے تھے۔ بادشاہ اور شہزادے شمسی تالاب کے آس پاس سیر کرتے۔

مہینے کی چودھویں رات کو مغرب کے بعد پھولوں کا بڑا خوب صورت پنکھا جوگ مایا مندر کے لیے اٹھتا تھا۔ راستے میں مشعل، لالٹین، فانوس اور دیوار گیری کی روشنی سے دن کا سا سماں ہوتا تھا۔ پنکھے کے آگے آگے ڈھول تاشے والے رنگ برنگی وردیاں اور گول ٹوپیاں پہنے زور وشور سے ڈھول تاشے بجا بجا کر آسمان سر پر اٹھا لیتے تھے۔

پہلوانوں کے اکھاڑے زور دکھاتے تھے۔ سقّے کٹورے بجا بجا کر پانی پلاتے جاتے۔ سب سے آخر میں پنکھا اور پھول والوں کا غول ہوتا تھا۔

پنکھا بہت بڑا ہوتا تھا اور بانس کی کھپچیوں پر رنگ برنگی پتیاں چڑھی ہوتیں آئینے لگے ہوتے۔ رنگ برنگ کے پھولوں کی بہار کے ساتھ پنکھا ایک لمبے بانس پر لٹکا ہوتا تھا۔ پنکھے کا یہ جلوس شاہی دروازے کے سامنے پہنچتا۔ بادشاہ بارہ دری میں سے نظارہ کرتے۔ بیگمات چلمنوں کے پیچھے سے یہ تماشا دیکھتی رہتیں۔ بادشاہ سلامت باجے والوں، پہلوانوں اور پھول والوں کو انعام دیتے۔ یہاں سے آدھی رات کے قریب جوگ مایا مندر میں ہندو، مسلمان مل کر پنکھا چڑھاتے اور چاندنی کی روشنی میں تبرک پرساد لے کر واپس آتے۔ اگلے دن اسی دھوم دھام سے خواجہ بختیار کاکیؒ کی درگاہ پر پنکھا چڑھانے کی رسم دوہرائی جاتی۔ بادشاہ اور شہزادے دونوں پنکھے کے ساتھ ساتھ احترام سے چلتے تھے۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے زمانے میں پھول والوں کی سیر کا میلہ اور زیادہ بارونق ہوگیا تھا کہ 1857 میں عوام نے انگریزوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ کچھ مہینے بعد یہ جنگ ناکام ہوئی اور دہلی برباد ہوگئی۔

جب مغلوں کی بادشاہت ہی مٹ گئی تو پھول والوں کی سیر کون کرتا۔ چنانچہ یہ میلہ بند ہوگیا۔ آزادی کے بعد ہندوستان کے ہر دل عزیز وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے ہندو مسلم بھائی چارے کے اس خوب صورت تہوار کو دوبارہ شروع کرایا۔ شاہی زمانے میں یہ میلہ برسات میں لگتا تھا۔ آج کل یہ اکتوبر کے مہینے میں ہوتا ہے۔ ان دنوں موسم گلابی ہوتا ہے اور ہر طرف ہریالی چھائی رہتی ہے۔

حالانکہ پھول والوں کی سیر میں پہلے جیسا جوش و خروش تو اب نہیں رہا ہے، لیکن حکومت نے ہندو مسلم بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے اس تہوار کو زندہ رکھا ہے۔ آج بھی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی بڑی تعداد میں اس میلے میں شامل ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

تاجر	:	بیوپاری
غرض	:	وجہ، سبب، کام
حکمراں	:	حکومت کرنے والا
بزرگ	:	اللہ کا نیک بندہ، بوڑھا شخص
چھپرکھٹ	:	پلنگ، سجی ہوئی چارپائی
بھادوں	:	ہندی مہینے کا نام، ہندی سال کا چھٹا مہینہ
درگاہ	:	کسی بزرگ کا مزار
پتّی ڈالنا	:	چندہ جمع کرنا
قابلِ دید	:	دیکھنے کے لائق
حویلیاں	:	بڑے مکان
کھنڈر	:	ٹوٹی پھوٹی عمارت
ڈیرے ڈالنا	:	کسی جگہ ٹھہرنا
میوہ	:	پھل
متنجن	:	گوشت اور چاولوں سے تیار کیا جانے والا میٹھا پلاؤ
مزعفر	:	زعفران سے تیار کیا جانے والا زردہ
مشعلیں	:	چراغ
تاشے	:	باجے کا نام
آسماں سر پر اٹھانا	:	بہت شور مچانا
سقّے	:	پانی پلانے والے
فانوس	:	چراغ دان، مراد چراغ، شمع

© NCERT not to be republished

دیوارگیری	:	دیوار سے لٹکے ہوئے چراغ یا شمعیں
جلوس	:	بہت سارے لوگوں کا اکٹھا کسی مقام تک جانا
بارہ دری	:	بارہ دروازے والا محل

سوچیے اور بتائیے۔

1. ہندوستان کے مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟
2. پھول والوں کی سیر کی کیا خاصیت ہے؟
3. انگریز ہندوستان میں کیوں آئے؟
4. پرانے زمانے میں کون کون سی سواریاں استعمال ہوتی تھیں؟
5. میلے کے اہتمام میں بادشاہ کیا کرتے تھے؟
6. جوگ مایا کا مندر اور خواجہ بختیار کاکیؒ کی درگاہ کہاں واقع ہیں؟
7. آخری مغل بادشاہ کا نام کیا تھا؟
8. آزادی کے بعد پھول والوں کی سیر کس نے شروع کرائی؟
9. پھول والوں کی سیر کا میلہ ہمارے لیے کیوں اہم ہے؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. ________ کی سیر سبھی مذہب کے لوگ مناتے ہیں۔
2. انگریزوں نے ________ کو قید کر دیا۔
3. خواجہ ________ کا مزار مہرولی میں ہے۔
4. ________ پر بیٹھ کر لوگ مہرولی جاتے تھے۔
5. پھول والوں کی سیر ________ کے موسم میں ہوتا تھا۔

© NCERT not to be republished

6. پھول والوں کی سیر مہینے کی ____________ رات کو منایا جاتا تھا۔

7. پہلے دن پھولوں کا پنکھا ____________ کے مندر پر چڑھایا جاتا تھا۔

8. دوسرے دن پھولوں کا پنکھا ____________ کی درگاہ پر چڑھایا جاتا تھا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

جوش وخروش   دخل   قید   دارالسلطنت   فروغ   احترام   غول   پرساد

بلند آواز سے پڑھیے۔

بلاتکلّف   دارالسلطنت   مزعفر   تنجن   مشعلیں   فروغ

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

مذاہب   علاقہ   انگریزوں   گاڑی   پنکھوں   پالکی   حویلی   کڑھائی

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

بادشاہ   قید   برباد   رونق   پسند

عملی کام

- پھول والوں کی سیر اپنے لفظوں میں لکھیے۔
- کسی میلے کا آنکھوں دیکھا حال اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- گنگا اور جمنا ہندوستان کی دو مشہور ندیاں ہیں جو الہ آباد کے مقام پر آپس میں ملتی ہیں۔ شہر الہ آباد پریاگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جو ہندوؤں کا مشہور تیرتھ استھان ہے۔
- مختلف زبانیں بولنے والے الگ الگ مذہبوں پر چلنے والے بھی گنگا جمنا کی طرح آپس میں مل کر رہتے ہیں، اسی لیے ان کے ملاپ کو گنگا جمنی ملاپ اور ان کی ملی جلی تہذیب کو گنگا جمنی تہذیب کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished